دعائیہ کلمات

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ

عزیزم مفتی طاہر سورتی سلمہ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری علیہ الرحمۃ سے متعلق چند اچھے مضامین اور بیانات کو تحریری شکل میں مرتب کیا ہے، میں اپنی گوناگوں مصروفیات کے باعث اس مجموعہ کو بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا، لیکن جستہ جستہ اس کو دیکھا اور مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اس کی اشاعت اِن شاء اللہ باعثِ خیر و برکت ہوگی دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول و مقبول فرمائے۔ اور ہر انسان کو اس سے نفع پہنچائے اور اس کی تیاری میں جن حضرات نے جس طرح حصہ لیا ہے، سب کو اللہ تعالیٰ پوری امت کی طرف سے اپنی شایانِ شان دارین میں جزاءِ خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

میں اس موقع پر عزیز موصوف کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ اس رسالہ سے کما حقہ استفادہ کریں۔ اور جن باتوں کا تعلق عمل سے ہے ان پر عمل کرنے کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ فقط۔

أملاہ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۳؍ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

۲۶؍اگست ۲۰۱۷ء

بروز شنبہ

برکۃ العصر، ہند کا فخر

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری ادمھم اللہ بالصحۃ والعافیۃ والمسرۃ

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل ومفتیٔ اعظم گجرات

وخلیفۂ اجل فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ)

مؤرخہ ۲۰ رشوال المکرم ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۵ رجولائی ۲۰۱۷ء شبِ یکشنبہ

بمقام: مسجدِ انوار، نشاط سوسائٹی، سورت، بعد نمازِ عشاء

صلحاء امان ہیں:

بھائیو! اس ہفتہ میں بہت سارے حوادث پیش آئے، اس میں سب سے بڑا حادثہ حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری نور اللہ مرقدہ کی وفات کا حادثہ ہے، حضرت کا گزشتہ ہفتہ انتقال ہوا، آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کے مقبول ومخصوص بندوں کا دنیا سے چلا جانا، یہ واقعۃً پوری امت کے لیے ایک بہت بڑا خسارہ ہے اور ایسے حضرات کا وجود امت کے لیے فتنوں سے حفاظت کا سبب ہے، روایتوں میں آتا ہے: نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میرے صحابہ میری امت کے لیے امان ہیں‘‘ (رواہ مسلم عن أبی بردۃ عن أبیہ ﷺ) یعنی ان کے رہنے سے وہ عذاب، وہ مصیبتیں اور وہ فتنے جو آنے والے ہیں وہ نہیں آئیں گے اور جب وہ دنیا سے چلے جائیں گے، تو ان کی وجہ سے جو فتنے رکے ہوئے تھے وہ آئیں گے، اسی طرح اللہ کے مقبول ومخصوص بندوں کا وجود امت سے بہت سارے فتنوں کے ٹلنے کا اور امت کی ان فتنوں سے حفاظت کا سبب ہوتا ہے، ایک دعا سکھلائی گئی ہے، جس میں ہے ’’وَلَا تَفْتِنَّا

بَعْدَہٗ" (اے اللہ! ان کے رخصت ہونے کے بعد ہمیں فتنہ میں مت ڈالنا) معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جانے سے فتنوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

منہوم فی العلم:

بہر حال، حضرت شیخ کا اس طرح دنیا سے رخصت ہونا، واقعۃً امت کے لیے بہت بڑا حادثہ اور بہت بڑا خسارہ ہے، آپ نے اپنی پوری زندگی علمِ دین کی خدمت کے لیے کھپائی، پڑھنے کے لیے جب سہارنپور آئے، تو شروع ہی سے طبیعت میں کچھ کمزوری اور بیماری تھی، یہ بیماری بعد میں بھی رہی، میں نے بھی دیکھا کہ عموماً بیمار رہتے تھے، لیکن بیماری کے باوجود پڑھنے کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں کیا، بیمار ایسے تھے کہ چارپائی سے اٹھنا مشکل تھا اساتذہ نے تجویز کیا کہ واپس وطن چلے جاؤ، جب ٹھیک ہوجاؤ تو آنا، حضرت شیخ رحمہ اللہ نے بھی کہلوایا کہ تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ، جب طبیعت ٹھیک ہو تو آجاؤ، تو کہا کہ نہیں! میں تو یہیں رہوں گا، اسی بیماری میں چارپائی پر پڑے پڑے کان میں آواز تو آئے گی ہی، تو حضرت نے فرمایا کہ بیماری میں رہ کر کیا کروگے؟ تو فرمایا کہ کان میں آواز تو آئے گی حضرت نے فرمایا، ٹھیک ہے، پڑا رہ!!!

بہر حال طالب علمی کے زمانہ میں علمی طلب کا یہ شوق تھا، کہ بیماری کے باوجود اور بڑوں کی تنبیہ کے باوجود گھر جانا انھوں نے پسند نہیں کیا، بلکہ وہیں پڑے رہے، اس سے علم کا جذبہ اور شوق وطلب کا اندازہ ہوتا ہے، چنانچہ وہیں رہے اور وہیں سے فراغت حاصل کی اور ویسے تو بچپن میں آپ ۵ رسال دس مہینے کے تھے اور آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا تھا، نانا کے یہاں رہے، اپنے وطن کے قریب ایک مدرسہ میں ابتدائی کتابیں فارسی وغیرہ سے شرح جامی، نور الانوار وغیرہ تک پڑھیں اور پھر سہارنپور آئے، سہارنپور میں تکمیل کی، اور پھر وہیں

سات روپیے تنخواہ میں آپ کا بحیثیت معین مدرس کے تقرر ہوا، اس کے بعد دھیرے دھیرے اضافہ ہوا۔تو بہرحال وہ تو وہیں پڑے رہے، اسی کو انہوں نے ترجیح دی اور بعد میں آٹھویں سال ہی میں آپ کو بخاری شریف دی گئی۔

پچاس سال تدریسِ بخاری:

مجھے یاد ہے کہ دیوبند میں میرا افتاء کا سال تھا، اور اگلا سال فنون کی تکمیل کا تھا حضرت شیخ رحمہ اللہ نے آخری سال بخاری شریف پڑھائی اور اس کے بعد جب بخاری ختم ہوئی، تو مولانا یونس صاحبؒ کے حوالہ کردی اور اعلان کردیا۔ اس وقت چہ می گوئیاں بھی ہوئی تھیں کہ ایک نوجوان جس کو ابھی اتنا تجربہ بھی نہیں ہے، ان کو بخاری شریف جیسی کتاب اتنے بڑے ادارے کے اندر دے دی! بہرحال حضرت شیخ کا فیصلہ تھا؛ اس لیے اس پر کوئی چوں چرا نہیں کرسکتا تھا، اس دن سے آج تک آپ نے پورے پچاس سال بخاری کا درس دیا اور علم حدیث کے سلسلہ میں آپ کی مہارت کو، آپ کے اختصاص کو اور آپ کے تجربہ کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے، اس وقت گویا عالم اسلام میں علم حدیث میں آپ جیسا کوئی نہیں تھا عرب کے علماء بھی آپ سے استفادہ کرتے تھے۔

بہرحال یہ ہمارے ہندوستان کے لیے ایک بڑی سعادت اور فخر کی چیز تھی، آپ کی وفات سے اس سعادت سے اور اس برکت سے ہم محروم ہوگئے، ہمیں دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے، اللہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے جانے سے جو خلاء ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بہتر سے بہتر طریقہ سے پر کرے۔

از خوابِ گراں خیز:

ابھی ماضی قریب میں بڑے بڑے علماء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور دنیا کے حالات جو اس وقت کروٹ لے رہے ہیں؛ بڑے سنگین اور قابلِ فکر ہیں، اس لیے ضرورت ہے کہ دعاؤں کا اہتمام ہو، توبہ اور استغفار کا اہتمام ہو، ہم لوگ ان حالات کے سلسلہ میں بیٹھ کر چرچے تو بہت کرتے ہیں، گھنٹہ گھنٹہ، دو دو گھنٹے، چار چار گھنٹے: ہمارا وقت اسی میں نکل جاتا ہے، لیکن، ان گھنٹوں بھر چرچا کرنے والوں سے پوچھیں گے کہ بھائی! آپ نے دعا میں کتنا وقت لگایا؟ دعا کا کوئی اہتمام کیا؟ تو معلوم ہوگا کہ اس کی طرف سے مکمل غفلت برتی جاتی ہے، ہم میں سے ہر ایک اپنا معمول بنالے، روزانہ صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان فتنوں سے امت کی حفاظت فرمائے اور شعائرِ اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔

کثرتِ استغفار ہمارا ہتھیار:

میرے بھائیو! پورے عالمِ اسلام کے حالات بڑے سنگین ہیں اور ہمارے ملک کے اندر بھی حالات سنگین سے سنگین تر ہوتے چلے جارہے ہیں، ایسے دور میں ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور انابت کرے، صلوٰۃ التوبۃ پڑھنے کا اہتمام کرے، صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعاؤں کا اہتمام کرے، روزانہ استغفار اور توبہ کا اہتمام ہو، اپنے گھر کے لوگوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کیا جائے، جتنا زیادہ توبہ اور استغفار کا اہتمام ہوگا، اتنی ہی مصیبتوں سے حفاظت ہوگی، قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے عذاب سے امان کی دو چیزیں بتلائی ہیں: (۱) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ (۲) وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (اے نبی! آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کبھی ان کو عذاب

نہیں دیں گے) ظاہر ہے کہ جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو یہ امان تو ختم ہو گئی البتہ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ" (اور جب تک وہ اپنے گناہوں سے استغفار کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں نہیں ڈالیں گے) باقی ہے، اس لیے استغفار بہت اہمیت کا حامل ہے، اپنے ذاتی مسائل، ذاتی حالات اور ذاتی تکالیف کے حل کے لیے بھی بہت مجرب عمل ہے روزانہ رات کو سونے سے پہلے تین سو مرتبہ استغفار اور تین سو مرتبہ درود شریف کا اہتمام کیا جائے، استغفار یعنی: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ" اور اس کے علاوہ کوئی بھی صیغہ ہو اور تین سو مرتبہ اس لیے کہ کثرت کا کم سے کم عدد تین سو بتلایا گیا ہے اگر ہم اس کا اہتمام کریں گے تو اپنے جو حالات ہیں، ان میں بھی بہت کچھ تبدیلی آجائے گی اور اجتماعی طور پر تمام آدمی اس کا اہتمام کریں گے، تو امت کے حالات میں بھی تبدیلی آئے گی۔ نبیٔ کریم ﷺ نے باقاعدہ تاکید فرمائی ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: "واللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً" حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ کے حضور توبہ اور استغفار کرتا ہوں، حالاں کہ حضور ﷺ تو معصوم تھے، ایک اور روایت میں ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے حکم دیا کہ تم اللہ کے حضور توبہ اور استغفار کرو، اس لیے کہ میں ایک ایک دن میں سو سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(أخرجه أحمد عن الأغر رضي الله عنه)

سب کے لیے ایک لائحۂ عمل:

بہر حال اس کا اہتمام کریں۔ سب لوگ اس کا اہتمام کریں۔ ایک وقت روزانہ

۱۵-۲۰ منٹ کا فارغ کر لیں۔ اس میں صلوٰۃ التوبۃ پہلے پڑھ لیں۔ اس کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ دو رکعت پڑھ کر اپنے اور پوری امت کے حالات کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ان حالات کو اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ شاملہ سے بدل سکتے ہیں، اور کوئی علاج نہیں ہے۔ اس وقت جو صورتِ حال ہے وہ مایوس کن ہے، اس وقت ظاہری اسباب کے اعتبار سے لوگ سوچتے ہیں کہ کیا ہوگا؟ لیکن اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے، وہ ایک پل میں مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں، اس لیے ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے حضور توبہ و استغفار کا اہتمام کریں، اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ گناہوں سے بچانے کا اہتمام کریں اپنے گھر میں گناہوں کے جو اسباب ہوں، ٹی وی وغیرہ جن میں گھر کے لوگ ۲۴ر گھنٹے مشغول رہتے ہیں، ان سے اپنے آپ کو بچایئے! آپسی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کیجیے! خاص کر کے بندوں کے حقوق میں جو حق تلفیاں ہوتی ہیں، ان سے بچنے کا اہتمام کریں۔ لوگوں کا حق جو مار لیا گیا ہے، اس کو ادا کرنے کا اہتمام کریں، یہ چیز بھی عموماً عذاب کا باعث ہوتی ہے، آج کل اس کی طرف سے اتنی غفلت برتی جاتی ہے کہ لوگوں کے پیسے رقمیں باقی ہیں، اور ان کے ادا کرنے کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا، اس لیے جلد از جلد اپنے آپ کو اس سے سبکدوش کرنے کی کوشش کرو۔

اس قوم پر رحمت نہیں اترتی:

اور قطع رحمی یعنی رشتہ داروں کے ساتھ جھگڑے بھی بہت عام ہو گئے ہیں، ہر گھر میں بھائی بھائی کے اندر لڑائی ہے، بھائی بہن میں لڑائی ہے، بہن بہن میں لڑائی ہے، باپ بیٹے میں اختلاف ہے، تو یہ چیز بھی اللہ کی رحمت کو دور کرتی ہے، نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَىٰ قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ“ (رواہ البخاری فی الأدب المفرد والطبرانی فی الکبیر وقال

المنذری فی الترغیب والترھیب: ضعیف) یعنی اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی، جس میں ایک آدمی بھی قطع رحمی کرنے والا ہو، پوری قوم میں ایک آدمی ایسا ہوتو پوری قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی، تو گھر گھر میں اگر ایسے لوگ ہوں گے تو کیا ہوگا، اس لیے اس کا بھی اہتمام ہو آپس کے معاملات کو درست کرلو! حقوق ادا کرلو! آپس میں معافی تلافی کرلو! رشتہ داروں کے بھی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرلو! امید ہے کہ حالات میں تبدیلی آجائے گی، اس کا ہر آدمی اہتمام کرے، اپنے گھر میں بھی اس کی کوشش کرے اور اپنے متعلقین کو بھی اس کے لیے آمادہ کرے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

واٰخر دعوانا أن الحمد للہ رب العٰلمین۔

تعزیتی خط

از: حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MUFTI AHMED KHANPURI
Jamiah Islamiah Talimuddin,
Dabhel, Dist. Navsari. Gujarat - India

مفتی احمد خانپوری
جامعة إسلامية تعليم الدين
دابيل، ضلع نوساري، كجرات، الهند

Date :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدوم مکرم ومحترم حضرت مولانا سید سلمان صاحب دامت برکاتہم (ناظم مظاہر علوم سہارنپور)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج صبح جب کہ سبق پڑھانے کے لیے مطالعہ میں مشغول تھا اچانک شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً کی وفات کی خبر سن کر تھوڑی دیر کے لیے تو گم سم ہوگیا۔ آپ بہ یک وقت جملہ علوم وفنون کے ماہر تھے، اور خصوصاً علم حدیث سے آپ کو روحانی وجسمانی وابستگی تھی؛ پورے پچاس سال جامعہ مظاہر علوم میں بڑی آن بان شان کے ساتھ بخاری شریف کا درس دیا۔ اس وقت دنیائے اسلام میں علم حدیث میں آپ کا مقام نہایت بلند تھا، آپ کی وفات سے پورا عالمِ اسلام ایک عظیم وجلیل محدّث سے محروم ہوگیا۔ یہ حادثہ صرف جامعہ مظاہر علوم ہی کا نہیں؛ بلکہ پورے ملک اور پورے عالمِ اسلام کا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی رحمتوں اور مغفرتوں سے ڈھانپ لے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے، ان کی قبر کو جنت کا باغیچہ بنائے، اور اس علمی خلا کو جو آپ کی وفات سے پیدا ہوا ہے، پُر فرمائے؛ خصوصاً جامعہ مظاہر علوم کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جامعہ مظاہر علوم کے طلبہ اور اساتذہ نیز تمام متعلقین کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل سے نوازے۔ آمین فقط

احمد خانپوری

دستخط

أملاہ: احمد خانپوری

۱۶ر شوال المکرم ۱۴۳۸ھ